AFFECTIONATE EID GREETINGS

FROM

HAZRAT KHALIFATUL MASIH IV

Hazrat Khalifatul Masih IV has very graciously sent an affectionate message of Eid Mubarak to all the Ahmadies of the U.S.A. Jamaat. The following telegram was received by Maulana Sheikh Mubarak Ahmad, our Missionary Incharge, on August 5, 1984, from London, England.

Please convey my affectionate Assalamo Alaikum and Eid Mubarak to all. Eidul Azhia is symbolic of sacrifices for the cause of Allah. Also it reassures that such sacrifices will not go unacknowledged by Him. For Ahmadies it is a message of glad tidings and assurance. None better than them can understand true significance of sacrifices for the sake of Allah today. The ultimate Eid attendant upon sacrifice will be yours. Have faith and be steadfast. Allah bless you.

Khalifatul Masih.

The Ahmadiyya Gazette and **Annoor** are published under the supervision of Maulana Sheikh Mubarak Ahmad, Ameer & Missionary Incharge, U.S.A., for the **Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.,** 2141 Leroy Place, N.W., Washington, D.C., 20008. Phone: (202) 232-3737

Printed at the Fazl-i-Umar Press, and distributed from Athens, Ohio 45701

Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.
57 East State Street
ATHENS, OHIO 45701

Non Profit Org.
U.S. POSTAGE
PAID
ATHENS OHIO
PERMIT #143

ہمارا موقف

بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک "احقر خادم" کی نسبت ہے

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے ختمِ نبوت کا اقرار اور حضرت خاتم النّبیّین محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم کے خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہونے پر ایمان کا نہایت شدّ و مدّ سے اعلان فرمایا ہے، جیساکہ حضرتِ بانیٔ سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

(ا) "میں جناب خاتم الانبیاء کی نبوّت کا قائل ہوں اور جو شخص ختمِ نبوّت کا منکر ہو اُس کو بے دین اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں"۔

(تقریر واجب الاعلان ۲۳ر اکتوبر ۱۸۹۱ء)

(ب) "ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُبِّ لُباب یہ ہے کہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ہمارا اعتقاد جو ہم اِس دُنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اِس عالمِ گزران سے کُوچ کریں گے، یہ ہے کہ حضرت سیّدنا و مولانا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النّبیّین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اِکمالِ دین ہو چکا اب وہ نعمت بمرتبۂ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہِ راست کو اختیار کرکے خدائے تعالےٰ تک پہنچ سکتا ہے"۔

(ازالۂ اوہام ص۱۳۷ تالیف ۱۸۹۱ء)

(ج) جناب سیّدنا و مولانا سیّد الکُل و افضل الرسل حضرت خاتم النّبیّین محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے۔۔۔۔۔۔ایک اعلیٰ مقام اور برتر مرتبہ ہے جو اُسی ذات کامل الصفات پر ختم ہو گیا ہے جس کی کیفیت کو پہنچنا بھی کسی دوسرے کا کام نہیں چہ جائیکہ وہ کسی اور کو حاصل ہو سکے"۔

(توضیحِ مرام ص۲۳ تالیف ۱۸۹۱ء)

(د) "عقیدہ کی رُو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے"۔

(کشتیٔ نوح ص۱۵ تالیف ۱۹۰۲ء)

جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی چھتیسویں سالانہ کنونشن کا کامیاب انعقاد

اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور محض اس کے فضل سے مورخہ ۳-۴-۵ اگست ۸۴ء (جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) جماعت ہائے متحدہ امریکہ کا سالانہ کنونشن منعقد ہوا امسال یہ کنونشن وسکانسن سٹیٹ کے میڈیسن سینٹر میں منعقد ہوا۔ منتظمین جلسہ تمام انتظامات کو آخری شکل دینے کے لئے ۲ اگست کو پہنچ گئے۔ چند احباب بھی ۲ اگست کی شام کو جلسہ کے لئے پہنچ چکے تھے۔

نماز جمعہ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ انچارج امریکہ نے پڑھائی آپ نے اپنے خطبہ میں نماز جمعہ کی اہمیت اور اس دور میں جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں خصوصاً جب کہ پاکستان میں احمدیوں سے ناروا سلوک برتا جا رہا ہے تفصیلاً واضح کیں نماز جمعہ میں تقریباً دو سو مرد اور دو سو بچے عورتیں بچے شامل ہوئے کنونشن کی مفصل رپورٹ انگریزی حصہ میں شائع کی جا رہی ہے اس لئے اس حصہ میں صرف چند نمایاں جھلکیاں ہی پیش ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کنونشن میں تیس ۳۰ جماعتوں سے جو سارے امریکہ کے وسیع و عریض ملک میں پھیلی ہوئی ہیں ایک ہزار افراد شامل ہوئے نہ صرف امریکہ بلکہ ہمسایہ ملک کینیڈا سے بھی مکرم منیر الدین صاحب شمس مبلغ انچارج کے ساتھ متعدد دوسرے افراد نے شمولیت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سب احباب و مستورات کو اپنے فضلوں سے نوازے

رہائش: رہائش کا انتظام چار بڑے ہوٹلوں میں تھا جن کے کل 455 کمروں میں 735 بستروں کا انتظام تھا اکثر احباب نے حسب ہدایت پہلے سے رجسٹریشن کروائی ہوئی تھی لیکن جو کسی وجہ سے رجسٹریشن نہیں کروا سکے تھے ان کی وہاں پہنچتے ہی رجسٹریشن کی گئی۔ رجسٹریشن آفس ۲ اگست کو شام سے کھل گیا تھا جونہی کوئی مہمان رجسٹریشن آفس پہنچتے ان کی رجسٹریشن نمبر دیکھ کر ان کے متعلقہ کمرہ کی رہنمائی کی جاتی۔ کمرہ کی چابی کے ساتھ جلسہ کا پروگرام ضروری ہدایات اور نام کا بیج دیا جاتا۔

خوراک: تمام مہمان مذکورہ بالا چار ہوٹلوں میں سے کسی میں بھی ٹھہرے تھے ان کے کھانے کا انتظام "THE TOWERS" میں تھا۔ امسال جلسہ کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ گزشتہ سالوں کی طرح ہر مہمان سے کھانے کے اخراجات نہیں لئے گئے بلکہ امسال لنگر خانہ مسیح موعود علیہ السلام سے تمام مہمانوں کے کھانے کا انتظام تھا۔ جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار کی ضیافت لنگر خانہ سے تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انتظام بہت ہی عمدہ تھا کھانا بہت معیاری اور وافر تھا کبھی ایسا وقت نہ آیا کہ کسی کو کھانے کے بارے میں کسی قسم کی شکایت پیدا ہوئی ہو یا کمی ہوئی ہو۔

دو ہال کھانے کے لئے مختص تھے۔ ایک میں مرد اور دوسرے میں خواتین نے باپردہ انتہائی منظم اور پروقار انداز میں کھانا تناول فرمایا۔

نماز باجماعت۔ تہجد و درس: اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے دوران کنونشن تمام نمازیں باجماعت ادا کی گئیں اسی مقصد کیلئے دو ہال مختص تھے ایک ہال میں مرد اور دوسرے میں عورتوں نے مکرم و محترم مبلغ انچارج مولانا شیخ مبارک احمد صاحب کی امامت میں باجماعت نمازیں ادا کیں۔

۴ اور ۵ اگست کی صبح کو مکرم مرزا محمد افضل صاحب میزبان کی امامت میں تمام احباب جماعت نے نماز تہجد ادا کی۔

مورخہ ۴ اور ۵ اگست کو تہجد اور نماز فجر کی ادائیگی کے بعد درس القرآن اور درس حدیث کا انتظام تھا۔ مورخہ ۴ اگست کو مبلغ واشنگٹن مکرم منفی احمد صاحب صاحب نے قرآن کریم کا درس دیا اور قرآن کریم میں پتھروں کی اصطلاح اور اس کا مفہوم بیان کیا اور بتایا کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو اسلام کی پاکیزہ تعلیم کی طرف توجہ نہیں کرتے لیکن قرآن کریم نے یہ خوشخبری دی ہے کہ انہیں پتھروں میں سے زندگی کے چشمے نکلیں گے جو دوسروں کو بھی سیراب کریں گے اس لئے مایوسی یا ناامیدی کی کوئی صورت نہیں۔

مکرم مرزا محمد افضل صاحب مبلغ شکاگو نے حدیث کا درس دیا اور آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے بارے میں محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی اور علامات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے زمانہ میں امن و امان سے اشاعت اسلام ہوگی وہ امن کا شہزادہ ہوگا اور پرامن رہے گا اور جو اس کے ساتھ ہوگا امن میں آئے گا اور امن اس کے ساتھ وابستہ ہوگا اور اس کے علاوہ ہر طرف تفرقہ اور بدامنی اور فساد ہوگا۔ نیز آپ نے جماعت کی اس خصوصی ذمہ داری کی طرف بھی متوجہ کیا کہ گو دنیا ہمارے پیچھے مارنے کو بھاگتی ہے لیکن ہمارا علم اور عزت اسی میں ہے کہ اس راستہ پر عمل کریں جو محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح اور اس کی جماعت کے لئے مقرر فرمایا ہے

مورخہ ۵ اگست کو نماز تہجد اور فجر کی ادائیگی کے بعد مکرم ظفر احمد صاحب سرور مبلغ سینٹ لوئیس نے قرآن کریم کا درس دیا آپ نے قرآن کریم کی آیت لن تنالوا البر کی تفسیر کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر قربانی دیتے ہوئے قبولیت کے لئے معیار یہ ہے کہ اپنی پسندیدہ اور محبوب چیز کی قربانی پیش ہو۔ اور ایسی قربانی خدا کے حضور بلندی درجات کا موجب ہوتی ہے۔ آپ کے بعد ویسٹ کوسٹ کے مبلغ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب نے حدیث شریف کا درس دیا اور بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو دنیا کے محسن اور رحمۃ للعالمین ہیں نے فرمایا ہے کہ صدقات جو انسان کو روحانی ترقی دیتے ہیں کی مختلف اقسام ہیں۔ اور محسن اعظم نے ان باتوں کو جو عموماً معمولی سمجھی جاتی ہیں۔ مثلاً خوش خلقی، دوستوں سے حسن سلوک رستوں کی صفائی وغیرہ کو بھی صدقات قرار دیا ہے

(باقی صفحہ 14 پر)

آقا! ترے بغیر یہ گُلشن اُداس ہے

محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے

آقا! ترے بغیر یہ گُلشن اُداس ہے
ماحول بھی اداس ہے کہ مَن اُداس ہے

فِتنوں کی شورشوں سے نہیں مضطرب یہ دِل
ہاں آنکھ بے کئے ترا درشن اُداس ہے

ہجر و فراقِ یار کا عالم نہ پوچھئے
آئینہ دِل کا رُوح کا درپن اُداس ہے

تیرے بغیر رونقِ بزمِ چمن نہیں
سرو و سمن اُداس ہیں، سوسن اداس ہے

خورد و کلاں کے سینے ہیں صدیوں کا غم لئے
پیری فسردہ دِل ہے تو بچپن اداس ہے

اہلِ وفا کے جذبے ہیں یکساں نیت لئے
ایواں ہو یا غریب کا مسکن اُداس ہے

محروم دید سے مِری آنکھیں ہیں اشکبار
لالے کا داغ دل میں ہے دھڑکن اداس ہے

اہل چمن پہ بار ہے خاموشیوں کا بوجھ
اے عندلیب خوشنوا گلشن اداس ہے

تجھ کو ترے ہی جذبۂ پرواز کی قسم
اب جلد لَوٹ آ کہ نشیمن اداس ہے

افسردہ ہیں مکاں بھی مکینوں کا ذکر کیا!
دیوار و دَر اداس ہیں آنگن اداس ہے

بستی کا میری حال نہ پوچھو کہ آج کل
محبُوب کے فراق میں برمن اداس ہے

ہر ایک دل سے اُٹھتی ہے بس ایک ہی پکار
"موسیٰ پلٹ کہ وادیٔ ایمن اداس ہے"

جھڑیاں کرم کی فضل کی برسات چاہیے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ منظوم کلام جو امریکہ کے سالانہ کنونشن کے موقع پر مکرم سعید جمیل صاحب آف لینڈا نے انتہائی پرسوز اور مترنم آواز میں سنایا

پیغام آ رہے ہیں کہ مسکن اداس ہے　　طائر کے بعد اس کا نشیمن اداس ہے
اک باغباں کی یاد میں سرو و سمن اداس　　اہلِ چمن فسردہ ہیں گلشن اداس ہے
نرگس کی آنکھ نم ہے تو لالے کا دل اداس　　غنچے کا دل حزیں ہے تو سوسن اداس ہے
ہر موجِ خونِ گل کا گریباں ہے چاک چاک　　ہر گل بدن کا پیرہن و تن اداس ہے

طائر کے بعد اس کا نشیمن اداس ہے
پیغام آ رہے ہیں کہ مسکن اداس ہے

آزردہ گل بہت ہیں کہ کانٹے ہیں شاد کام　　برقِ تپاں نہال کہ خرمن اداس ہے
سینے پہ غم کا طور لئے پھر رہا ہے کیا　　موسیٰ پلٹ کہ وادیٔ ایمن اداس ہے

طائر کے بعد اس کا نشیمن اداس ہے
پیغام آ رہے ہیں کہ مسکن اداس ہے

بس نامہ بر اب اتنا تو جی نہ دکھائے آج　　پہلے ہی دل کی ایک ایک دھڑکن اداس ہے
بن باسیوں کی یاد میں کیا ہوں گے گھر اداس　　جتنا کہ بن کے باسیوں کا من اداس ہے

طائر کے بعد اس کا نشیمن لواس ہے
پیغام آ رہے ہیں کہ مسکن اداس ہے

مجنوں کا دشت اداس ہے صحنِ چمن اداس　　صحرا کی گود لیلیٰ کا آنگن اداس ہے
چشمِ حزیں میں آ تو بسے ہو مرے حبیب　　کیوں پھر بھی میری دید کا مسکن اداس ہے
گھبرا کے دردِ ہجر سے اے میہمانِ عشق　　جس من میں آ کے اترے ہو وہ من اداس ہے
آنکھوں سے جو لگی ہے جھڑی تھم نہیں رہی　　آ کر ٹھہر گیا ہے جو ساون اداس ہے

پیغام آ رہے ہیں کہ مسکن اداس ہے
طائر کے بعد اس کا نشیمن اداس ہے

بس یادِ دوست اور نہ کر فرشِ دل پہ رقص　　سن کتنی تیرے پاؤں کی جھانجھن اداس ہے
لو نغمہ ہائے دردِ نہاں تم بھی کچھ سنو　　دیکھو نہ میرے دل کی بھی راگن اداس ہے

مولا سمومِ غم کے تھپیڑے سے پناہ پناہ　　اب انتظامِ دفعِ بلیات چاہیے
جھلسے گئے ہیں سینہ و دل جاں بلب ہیں ہم　　جھڑیاں کرم کی فضل کی برسات چاہیے

پیغام آ رہے ہیں کہ مسکن اداس ہے
طائر کے بعد اس کا نشیمن اداس ہے

٭

لندن میں حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دینی و تربیتی مصروفیات

حضور انگریزی، فرانسیسی، اطالوی، سپینش اور روسی تراجم قرآن کے کام کی براہ راست نگرانی فرما رہے ہیں

یونیورسٹی آف لندن اور کیمبرج یونیورسٹی کے طلباء کے وفود کی حضور سے ملاقات

لندن سے حضور ایدہ اللہ کے پرائیویٹ سیکرٹری مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی کی رپورٹ

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب سے یورپین ممالک کے دورہ کے سلسلہ میں انگلستان میں مقیم ہیں۔ الحمد للہ بالکل بخیریت ہیں۔ حضور روز و شب مہمات دینیہ میں مصروف ہیں۔ رمضان المبارک کے مقدس ماہ میں حضور ہفتہ میں ایک بار نماز عصر سے نماز مغرب تک تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک سورۃ فاتحہ کا درس دیتے رہے۔ حضور یہ درس انگریزی زبان میں ہی ارشاد فرماتے تھے تاکہ حاضرین کی اکثر تعداد کے علاوہ انگلستان، یورپ اور امریکہ، کینیڈا اور افریقہ کے احمدی احباب ان دروس سے استفادہ کر سکیں۔ حضور ہر دوسرے دن باقاعدگی سے جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ انگریزی ترجمہ قرآن کی نظرثانی فرما رہے ہیں۔ اسی طرح فرانسیسی اطالوی، سپینش اور روسی تراجم قرآن کی تیاری اور طباعت کے کاموں کی نگرانی بھی فرما رہے ہیں اور اردو۔ انگریزی۔ عربی اور دیگر زبانوں میں احمدیت کے متعلق لٹریچر کی تیاری اور طباعت و اشاعت کے عظیم پراجیکٹ پر بھی حضور براہ راست کام فرما رہے ہیں۔ انگلستان تشریف لانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر دو یورپین مراکز کے قیام کے لئے جو تحریک فرمائی تھی حضور براہ راست اس سلسلہ میں آنے والی تمام ڈاک، وعدہ جات، نقد اور زیورات کی پیشکش خود ملاحظہ فرماتے ہیں۔ حضور نے یورپ کے دو مراکز کے قیام کے لئے دس لاکھ پونڈ کی جو تحریک جاری فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے جماعت کے افراد نے اس پر والہانہ رنگ میں لبیک کہا ہے مخلص اور فدائی خواتین کی ایک بڑی تعداد نے اپنے زیورات کے سیٹ تحریک کے لئے پیش کر دیئے ہیں قربانی کا ایک عظیم اور ایمان افروز نظارہ دیکھنے میں آرہا ہے۔ بہت سی مثالیں ایسی ہیں کہ مخلصین نے اپنی استطاعت سے بڑھ کر قربانی پیش کی ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان کے جذبات کی قدر فرماتے ہوئے ان کی پیشکش کا صرف ایک حصہ لے کر باقی رقم واپس کروادی ہے۔ ان مراکز میں سے انگلستان میں قائم کئے جانے والے مرکز کے لئے مجوزہ جائیدادوں میں سے بعض کا حضور نے معائنہ بھی فرمایا ہے۔

روزانہ کی ڈاک سینکڑوں خطوط پر مشتمل ہوتی ہے۔ حضور ساری ڈاک خود ملاحظہ فرماتے ہیں۔ اکثر خطوط کے جوابات خود لکھواتے ہیں اور بہت سے خطوط کا اپنے دست مبارک سے جواب رقم فرماتے ہیں۔

عید الفطر

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے رمضان المبارک کے ایام میں حضور ہفتہ میں ایک بار نماز عصر کے بعد درس قرآن کریم دیا کرتے تھے آخری روزہ کے دن حضور نے قرآن کریم کی آخری تین سورتوں کا درس دیا اور اجتماعی دعا کروائی یہ دعا بہت رقت آمیز ماحول میں ہوئی۔ اگلی صبح عید الفطر کی نماز کے لئے مسجد الفضل کے علاوہ ناصر ہال، محمود ہال، اور وسیع و عریض شامیانوں کا انتظام کیا گیا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے حاضرین کی تعداد اس قدر بڑھ گئی کہ ملحقہ ٹینس کورٹ میں بھی احمدیوں کی کثیر تعداد نے نماز عید پڑھی۔ یہ عید بھی ایک تاریخی عید تھی عید کی مسرتوں کے ساتھ ساتھ ایک غمناک ماحول تھا۔ حضور نے عید کے دینی فلسفہ پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت کو ان آسمانی بشارتوں سے مطلع فرمایا جو غم کے بعد دائمی خوشیوں کی نوید لے کر آرہی ہیں۔

حضور نے ازراہ شفقت ہزاروں کی تعداد میں آئے ہوئے تمام احمدی احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ حضور خود تمام احباب کے پاس پہنچتے رہے۔

ملاقاتیں

مصروفیات کے پیش نظر حضور نے عمومی ملاقاتیں تو بند کی ہیں لیکن غیر از جماعت دوست جو جماعت احمدیہ کے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں اور حضور سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں اسی طرح یونیورسٹیوں کے طلباء کے وفود اور ایسے احمدی احباب جو ملک سے باہر جا رہے ہوتے ہیں روزانہ مختلف تعداد میں آتے ہیں۔ پچھلے ہفتہ کیمبرج یونیورسٹی اور یونیورسٹی آف لندن کے طلباء دو بار ایک گروپ کی شکل میں آکر احمدیت کے متعلق حضور سے سوالات دریافت کرتے رہے۔

(باقی صہ 7 کالم 3)

شریعت کورٹ نے احمدیوں کی درخواست مسترد کردی

شریعت کورٹ کے رجسٹرار کا جاری کردہ پریس نوٹ

لاہور ۱۲ اگست ۔ فیڈرل شریعت کورٹ کے رجسٹرار کی طرف سے جاری کردہ پریس ریلیز میں بتایا گیا ہے کہ احمدیوں کی طرف سے مسٹر مجیب الرحمٰن کا جواب مکمل ہونے کے بعد لاہوری گروپ کی طرف سے کیپٹن (ریٹائرڈ) عبدالواجد نے بعض نکات کے متعلق عدالت سے خطاب کیا ۔اس کے بعد ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر عدالت برخاست ہوئی اور پھر کچھ وقت کے بعد اپنے مختصر حکم کا اعلان کیا جس میں دونوں پٹیشنوں کو بے وزن قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا ۔ مسٹر مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ کی طرف سے شریعت پٹیشن داخل ہونے پر شریعت کورٹ نے ۱۵ر جولائی کو شروع کر کے ۱۲ دن تک سماعت جاری رکھی ۔کورٹ نے ایک ہفتہ کے روز بھی سماعت کی تاکہ دلائل مکمل ہو سکیں۔

متعدد جیورسٹ کنسلٹس نے عدالت کی معاونت کی جن کے اسماء یہ ہیں۔ پروفیسر قاضی مجیب الرحمٰن ، پروفیسر محمد طاہر القادری ، پروفیسر محمد اشرف پشاور یونیورسٹی ، مولانا تاج الدین حیدری ، علامہ مرزا یوسف حسین مولانا صدرالدین الرفاعی اور پروفیسر محمود احمد غازی ۔ وفاقی حکومت کی طرف سے ڈاکٹر ریاض الحسن گیلانی اور حاجی غیاث محمد ایڈووکیٹ پیش ہوئے ۔

فاضل عدالت مسٹر جسٹس آفتاب حسین چیف جسٹس ، مسٹر جسٹس سردار فخر عالم ، مسٹر جسٹس چوہدری محمد صدیق ، مسٹر جسٹس مولانا ملک غلام علی اور مسٹر جسٹس مولانا محمد عبدالقدوس قاسمی پر مشتمل تھی ۔

(باقی از صفحہ 6 مجلس عرفان)

انگلستان تشریف لانے کے بعد حضور روزانہ مغرب اور عشاء کی نمازوں کے درمیانی وقفہ میں بیت الفضل میں تشریف فرما ہوتے ہیں اور تمام حاضر احباب کے سوالات کے جوابات مرحمت فرماتے ہیں رمضان المبارک میں یہ سلسلہ رُکا گیا تھا لیکن عید کے بعد سے یہ سلسلہ پھر شروع ہے۔ احباب جماعت انگلستان بڑی محبت اور خلوص سے اس مجلس میں حصہ لیتے ہیں۔ لندن اور نواحی بستیوں سے اور برطانیہ کی دیگر جماعتوں سے بھی احباب اور خواتین اس مجلس میں شرکت کی غرض سے تشریف لاتے ہیں۔ مستورات کے لئے الگ انتظام ہے ان کو بھی یہ سہولت ہے کہ براہ راست مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ جو سوال چاہیں پوچھ سکتی ہیں۔

کلوزڈ سرکٹ ٹیلی ویژن کا بھی انتظام ہے اور وڈیو کا بھی۔ لندن کی جماعت کے بعض مخلصین بڑے ذوق اور شوق سے طوعی طور پر یہ کام سرانجام دے رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء ۔

خاندان حضرت اقدس میں ولادت باسعادت

جیسا کہ احباب جماعت کو قبل ازیں اختصار کے ساتھ یہ پُرمسرت اطلاع دی جا چکی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب اور محترمہ صاحبزادی فائزہ بیگم صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بتاریخ ۲ر اگست ۱۹۸۴ء بروز جمعرات قبل دوپہر لندن میں بیٹی عطا فرمائی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

لندن سے آمدہ تفصیلی اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ بچی کی پیدائش کی اطلاع ملنے پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنفس نفیس حضرت بیگم صاحبہ کے ہمراہ کوئین میری ہسپتال لندن تشریف لے گئے اور بچی کے کان میں اذان بھی دی۔ کچھ دیر وہاں تشریف فرما رہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے بچی کا نام "فداءُ النصر" تجویز فرمایا ہے۔

نومولود قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نوراللہ مرقدہ کی پوتی اور قدرت ثانیہ کے مظہر رابع سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نواسی ہے ۔

اس مبارک موقعہ پر ادارہ الفضل اپنی طرف سے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ مدظلہا نیز حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ مدظلہا محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب و صاحبزادی فائزہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کی پیدائش اپنے فضل سے دین حق اور احمدیت کے لئے بابرکت و باسعادت کرے اور بچی کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرما کر سیدنا حضرت اقدس کے عظیم روحانی ورثہ سے حصہ وافر عطا فرمائے آمین

بشکریہ ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۶ ظہور ۱۳۶۳ ہش!

وفاقی شرعی عدالت میں پٹیشن کی سماعت

پُرامن مذہبی اور رُوحانی جماعتوں کا ہمیشہ ہی سے یہ طرۂ امتیاز رہا ہے کہ معاندینِ حق وصداقت کے ہاتھوں بے شمار ناقابلِ برداشت ذہنی وجسمانی اذیتیں برداشت کرنے کے باوجود خود انہوں نے کبھی کوئی ایسا ردِ عمل ظاہر نہیں کیا جو معاشرے میں بے چینی اور بدامنی پیدا کرنے کا موجب ہوا ہو۔ تاریخِ کائنات کے مختلف ادوار میں رونما ہونے والے ظلم وتشدد پر مبنی اندوہناک واقعات ہمیشہ ایسے ہی خود غرض، مفاد پرست اور کرسیٔ اقتدار کے بھوکے عناصر کی دین رہے ہیں جن کا مذہب سے کبھی دور کا بھی واسطہ نہیں رہا۔

جماعت احمدیہ خالصتاً ایک مذہبی اور پُر امن رُوحانی جماعت ہے۔ جس کا مقصد وقصب العین بڑھتی ہوئی عالمی بے چینی کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں مداوا کرکے دنیا میں امن وسکون اور خوشی کو انسانی معاشرے کی اشلیل ہے۔ احمدیت کی گزشتہ قریباً ایک سو سالہ تاریخ اس حقیقت پر شاہد ناطق ہے کہ قدم قدم پر مخالفین کی طرف سے دہشت وبربریت کا انتہائی شرمناک مظاہرہ ہونے کے باوجود کبھی کوئی ایسا مرحلہ نہیں آیا جب اس کے افراد نے بھی صبر وثبات اور تحمل وبرداشت کے دامن کو چھوڑ کر تشدد آمیز تخریبی کارروائیوں کا سہارا لیا ہو۔ بارہا ایسا بھی ہوا کہ خود امن اور قانون کے محافظ اربابِ حکومت کے ہاتھوں اس پر قافیۂ حیات تنگ کیا گیا۔ ایسے مواقع پر جماعت نے اپنی بقاء کے لئے ہمیشہ قانون اور عدلیہ کا سہارا تو لیا مگر کبھی قانون کو خود اپنے ہاتھوں میں لینے کی کوشش نہیں کی۔ افرادِ جماعتِ احمدیہ کی یہ امتیازی شان یقیناً اس بات کا مُنہ بولتا ثبوت ہے کہ یہ ایک مذہبی اور پُرامن رُوحانی جماعت ہے۔ جس کا سیاسی اور سماجی معاشرے بندیوں سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔

گزشتہ دنوں پاکستان کے فوجی حکمرانوں نے محض اپنی ہوسِ اقتدار اور چند سیاسی اغراض کو پورا کرنے کے لئے ایک بار پھر اسی معصوم مذہبی جماعت کو قربانی کا بکرا بنانے کی کوشش کی۔ اور کالعدم جماعتِ احرار کے کاسہ لیس ملّاؤں کی حمایت حاصل کرنے کے لئے جماعتِ احمدیہ کے خلاف قرآن وسُنّت کے یکسر منافی ایک ایسا ظالمانہ آرڈی نینس جاری کیا جو بنیادی انسانی حقوق میں کھلی کھلی مداخلت کی حیثیت رکھتا ہے۔ نتیجۃً آج پھر پاکستان میں رہنے والے جماعتِ احمدیہ کے معصوم اور بے گناہ افراد پر رفتہ رفتہ قافیۂ حیات تنگ کیا جا رہا ہے۔

اِس تشویشناک صورتِ حال کے تدارک کے لئے بجائے اس کے کہ افرادِ جماعت ملک کی دوسری سیاسی اور سماجی تنظیموں کی طرح امن وقانون کو ہاتھ میں لے کر سڑکوں اور گلیوں میں نکل آتے، انہوں نے اپنی مخصوص جماعتی روایات کے مطابق اوّلاً لاہور ہائی کورٹ سے رجوع کیا۔ مگر افسوس کہ ملک کی اِس عدالتِ عالیہ نے نہ معلوم کن مصالح کو پیشِ نظر رکھ کر اس کی فریاد رسی سے معذوری ظاہر کردی۔ (جبکہ اسی نوع کی ایک اور درخواست سندھ ہائی کورٹ کراچی، کسی قسم کا عذر پیش کئے بغیر داخل بھی کر چکی ہے) مجبوراً جماعتِ احمدیہ کے احباب مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ اسلام آباد، مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور، مکرم مبشر لطیف صاحب ایڈووکیٹ لاہور اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ کو بتاریخ ۳۱-۷-۸۴ لاہور کی وفاقی شرعی عدالت میں رِٹ درخواست دائر کرنا پڑی۔ جس میں ایک سو سے زائد آیاتِ قرآنی، احادیثِ نبوی اور علمائے اُمّت کے حوالہ جات پیش کرکے ثابت کیا گیا کہ جماعتِ احمدیہ کے خلاف حالیہ صدارتی آرڈی نینس دینِ اسلام، احکامِ قرآنی، سُنّت اور حریّتِ فکر وآزادیٔ مذہب کے اعلیٰ انسانی اُصولوں کے منافی ہے۔

رِٹ درخواست میں جماعتِ احمدیہ کے لئے اذان اور مسجد کے لفظ کے استعمال پر پابندی کو بھی اِس بنیاد پر چیلنج کیا گیا کہ یہ اقدام اسلامی قانون سازی کے اُصولوں کے خلاف ہے۔ درخواست میں یہ بھی کہا گیا کہ از رُوئے شریعت کسی شخص سے خود کو مُسلمان کہنے اور اپنے اِس عقیدہ کی تبلیغ کرنے کا حق چھینا نہیں جا سکتا۔ اسلام ایک عالمی مذہب ہے۔ قرآنِ حکیم میں نہ صرف مُسلمانوں کو بلکہ غیر مُسلموں کو بھی دعوت دی گئی ہے کہ وہ اپنے عقیدہ کی صداقت کے دلائل پیش کریں۔ لہٰذا جماعتِ احمدیہ کی تبلیغ پر پابندی عائد کرنا اسلامی اُصولوں کی صریحاً خلاف ورزی ہے ـــــ واضح رہے کہ فیڈرل شریعت کورٹ لاہور میں اسی نوع کی ایک درخواست لاہوری جماعت کے رُکن کیپٹن (ریٹائرڈ) جناب عبدالواجد صاحب کی طرف سے بھی دائر کی گئی ہے۔

اب تک ملنے والی اطلاعات کے مطابق اِن رِٹ درخواستوں پر فریقین کی بحث جاری ہے۔ تاہم موضوعِ بحث کی نزاکت کے پیشِ نظر شرعی عدالت نے [illegible] ذرائع ابلاغ [illegible] شعبوں پر عدالتی کارروائی کی رپورٹنگ پر پابندی عائد کر دی ہے۔ [illegible] خود عدالت کی طرف سے [illegible] جاری ہونے والے پریس ریلیز کے حوالے سے ہمیں اب تک مختلف ذرائع سے جو اطلاعات فراہم ہوئی ہیں اُنہیں قارئینِ بدر کی آگاہی کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

آمدہ اطلاعات کے مطابق مورخہ ۱۵-۸-۸۴ کو چیف جسٹس آفتاب حسین، جسٹس فخر عالم، جسٹس چودھری محمد صدیق، جسٹس مولانا غلام علی اور جسٹس مولانا عبدالقدوس قاسمی پر مشتمل فل بنچ نے رِٹ پٹیشن کی سماعت شروع کرنے سے پہلے کل جماعتی ختمِ نبوت کانفرنس، مُسلم قانون دانوں کی عالمی انجمن کے پاکستانی کنوینر اور پاکستان کی کاشتکار پارٹی کے چیئرمین کی طرف سے داخل کردہ درخواستوں پر غور کیا جن میں اُنہیں بھی پٹیشن میں فریق بنانے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ عدالت نے کہا کہ آئین اور عدالت کے ضوابط میں اس طرح کی درخواستوں کی اجازت دینے کی گنجائش نہیں تاہم وہ عدالت کی مدد کر سکتے ہیں۔ اور انہیں اپنے دلائل تحریری بیان کی شکل میں دائر کرنے کی اجازت دی گئی۔

ازاں بعد عدالت نے شریعت پٹیشن نمبر ۱۷/آئی آف ۱۹۸۴ء کے درخواست گزار مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ کے دلائل سُنے۔ موصوف نے نہایت عمدہ اور خوش کن انداز میں اطاعت اُولو الامر کے ضمن میں شریعت کورٹ کے دائرۂ اختیار، اسلام میں جبر واکراہ اور مذہبی آزادی کے تصور اور اذان کی بحث کے علاوہ عمومی بحث بھی کی۔ اِس دوران وفاقی حکومت کی طرف سے ڈاکٹر سید ریاض الحق گیلانی ایڈووکیٹ، حاجی غیاث محمد ایڈووکیٹ، اور ایم بی زمان ایڈووکیٹ عدالت میں موجود تھے۔ ڈاکٹر علامہ خالد محمود، علامہ عبدالرحمٰن، علامہ عبدالرحیم اشعر اور بعض دیگر عُلماء نے اُن کی معاونت کی۔ سماعت کے دوران متعدد معروف علماء اور وکلاء بھی عدالت میں موجود تھے۔

مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ کی طرف سے اگلے روز یعنی مورخہ ۱۶-۸-۸۴ کو بھی دلائل پیش کئے گئے۔ جو مسلسل چار گھنٹے تک جاری رہے۔ ازاں بعد سماعت اگلے روز کے لئے ملتوی کر دی گئی۔ اس روز وفاقی حکومت کے وکلاء کی معاونت علامہ خالد محمود، علامہ تاج الدین حیدری اور دوسرے علماء نے کی۔ عدالت کی کارروائی اگلے دو روز بھی مسلسل جاری رہی۔

مورخہ ۲۲-۸-۸۴ اور مورخہ ۲۳-۸-۸۴ کو پروفیسر قاضی حبیب الرحمٰن صدر شعبہ اسلامیات پشاور یونیورسٹی (یکے از معاونینِ عدالت) نے اپنے دلائل پیش کئے۔ ازاں بعد ڈاکٹر محمود احمد غازی پروفیسر اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد (یکے از معاونینِ عدالت) نے اپنے دلائل پیش کئے۔ جو اگلے روز یعنی ۲۴-۸-۸۴ کو بھی ایک بجے تک جاری رہے۔ بعدہٗ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ نے ایک بجے سے قریباً ۲½ بجے تک خطاب کیا۔

مورخہ ۲۵-۸-۸۴ کو شرعی عدالت کے معاون علامہ صدر الدین رفاعی نے اور مورخہ ۲۶-۸-۸۴ کو ڈیڑھ بجے تک مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ نے خطاب کیا۔ مورخہ ۲۶-۸-۸۴ کو علامہ تاج الدین حیدری آف راہواری جیورس اور علامہ محمد اشرف صدر شعبۂ عربی پشاور یونیورسٹی نے علی الترتیب اپنے اپنے دلائل پیش کئے۔ علامہ محمد اشرف کے دلائل اگلے روز یعنی مورخہ ۲۷-۸-۸۴ کو بھی جاری رہے۔

ہم ابھی وفاقی شرعی عدالت میں جماعتِ احمدیہ کی رِٹ پٹیشن کی سماعت سے متعلق بعد کی عدالتی کارروائی کے منتظر ہی تھے کہ اچانک آج ریڈیو پاکستان کی نشریات میں یہ خبر سُننے کو ملی کہ حال ایک

(جاری صفحہ ۱۴)

مجالس خدام الاحمدیہ یورپ کا پہلا عظیم الشان سالانہ اجتماع

گیارہ ممالک سے آئے ہوئے آٹھ صد سے زائد خدام واطفال نے شرکت کی:

اجتماع کے کامیاب انعقاد پر حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اظہار خوشنودی:

مجالس ہائے خدام الاحمدیہ یورپ کا پہلا سالانہ اجتماع بتاریخ ۲۷-۲۸-۲۹ جولائی ۱۹۸۲ء لندن میں منعقد ہوا۔ یہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان کے زیر اہتمام منعقد ہوا مرکزی روایات کا حامل یہ اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اجتماع کے کامیاب انعقاد پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے اسے توقعات سے بڑھ کر کامیاب اجتماع قرار دیا۔ اجتماع کے تمام پروگرام ہر لحاظ سے نہایت درجہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئے۔ انگلستان کے علاوہ یورپ اور دیگر براعظموں کے ۱۱ ممالک سے آئے ہوئے ... سے زائد خدام، اطفال اور انصار نے اجتماع میں شرکت کی۔

تین روزہ اجتماع کے نمایاں پروگراموں میں درس القرآن، درس الحدیث، درس ملفوظات کے علاوہ متعدد علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی شامل ہیں۔ علمی مقابلہ جات میں تلاوت قرآن پاک، تقاریر، معلومات عامہ، دینی معلومات، ورزشی مقابلہ جات میں فٹ بال۔ والی بال، رسہ کشی، ریلے ریس اور دوڑ وغیرہ کے مقابلہ جات ہوئے۔ ان مقابلہ جات میں مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان کے علاوہ دیگر ممالک سے آئے ہوئے خدام نے بھی بھرپور حصہ لیا۔ اس طرح سے خالص دینی ماحول میں منعقد ہونے والا یہ ایک عظیم الشان اجتماع تھا جو انشاء اللہ خدام الاحمدیہ یورپ کی ترقی میں ایک نیا سنگ میل ثابت ہوگا۔

پیارے امام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس اجتماع کو رونق بخشی اور خدام احمدیت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے روح پرور خطابات اور مجالس عرفان سے مستفید ہوئے اور روحانی سکون کی دولت سے اپنی جھولیاں بھر کر واپس ہوئے۔

اجتماع کے آخری روز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام سے جو خطاب فرمایا وہ ایک ولولہ انگیز تاریخی خطاب تھا جس نے خدام کے سینوں کو روشنی سے منور کیا (باقی صدیر) اور ان کے ایمانوں کو نئی جلا بخشی۔ اس خطاب میں حضور نے تحریک جدید کے آغاز کا پس منظر اور اس کے عظیم الشان نتائج پر روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا کہ جب بھی امام جماعت کی طرف سے کوئی تحریک جاری ہوتی ہے۔ تو اس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے عظیم الشان حکمتیں مضمر ہوتی ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ بے نقاب ہوتی چلی جاتی ہیں اس لئے امام جماعت کی ہر تحریک پر لبیک کہتے ہوئے ان نعمتوں اور برکتوں سے حصہ پانا چاہیئے۔ یورپین مشنز کی تحریک میں احباب جماعت نے جس والہانہ انداز سے قربانی کے عظیم الشان نمونے پیش کئے ہیں حضور نے اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

اسی ضمن میں حضور نے خدام کے جذبۂ قربانی کو سراہا اور اپنے خدام کو بیش قیمت نصائح سے نوازا۔

اس اجتماع کی میزبانی اور انتظامات کے فرائض مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان نے احسن طور پر سرانجام دیئے۔ مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان نے اجتماع کے لئے لندن میں ایک وسیع و عریض ہال کا انتظام کیا تھا۔ اجتماع کے دیگر پروگرام اس ہال میں اور بیت الفضل لندن میں منعقد ہوئے۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان اس کامیاب اجتماع پر ساری جماعت کی دعاؤں اور مبارکباد کی مستحق ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام خدام احمدیت کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور بیش بہا انعامات سے نوازے۔ آمین!

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر (فتح)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ... کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ ۱۹۸۲ء

احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع ...

درخواست دعا...!!

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرماسکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

خدا بڑی دولت ہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے اس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔ اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ ہو کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہیں اور ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو۔ اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے"

(ازالہ اوہام صفحہ ۴۴۶)

پانچ مساجد و مراکز امریکہ کی سکیم

اور

مستورات جماعت کی قربانیاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امریکہ میں پانچ بڑے مراکز اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کے لئے جماعت احمدیہ امریکہ کے سامنے جو منصوبہ پیش فرمایا اور جماعت کے مخلصین سے توقع فرمائی کہ وہ اس سلسلہ میں 2,500,000 پیش کریں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بابرکت سکیم میں جماعت کے مخلصین کے اپنی استعدادوں سے بہت بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی محبت کے حصول کے لئے قربانیاں پیش کیں جن کا تذکرہ گاہے بگاہے مختلف اخبارات میں بغرض دعا و تقلید شائع کر دیا جاتا ہے احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اور ازدیاد ایمان کی غرض سے چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

ایک فدائی مخلص احمدی خاتون نے حضرت خلیفۃ المسیح کی ٹیپ سننے کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ امریکہ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کی خدمت میں جن جذبات کا اظہار کیا ہے وہ قابل قدر اور قابل تقلید اور مستحق دعا ہیں۔ وہ لکھتی ہیں:۔

"کچھ عرصہ قبل ٹیپ کے ذریعے ہمیں پتہ چلا کہ حضور اقدس نے امریکہ میں پانچ مشن ہاؤس بنانے کے لئے احباب جماعت سے چندے کی تحریک فرمائی ہے۔ ان دنوں میرے شوہر کے آفس والوں نے انہیں Lay off کرنے کا کہا ہوا تھا ہمارے دن رات پریشانی اور کرب میں گزر رہے تھے ایسے میں یہ احساس کہ ہم حضور کے کہنے کے باوجود کچھ پیش نہ کر پائے بہت ہی تکلیف دہ تھا۔ لیکن آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ۲۸ جون کے خطاب سے ان خواتین کے بارے میں سن کر کانپ گئی جنہوں نے اپنے آقا کی آواز پر اپنے زیورات پیش کر دیئے۔ میرے کانپنے کی وجہ یہ تھی کہ میرے پاس بھی چند زیورات پڑے ہوئے تھے لیکن مجھے کبھی ان کا خیال ہی نہیں آیا کہ میں انہیں دے کر حضور کے کسی حکم کی تعمیل کر سکتی تھی لیکن دکھ اور افسوس اس بات کا ہے کہ اپنی لاعلمی کی وجہ سے میں قربانی میں سبقت لے جانے والی نہ بن سکی اب یہ زیورات میں آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہوں۔ ان سے جو بھی رقم ملے آپ اسے امریکہ میں بنائے جانے والے مشن ہاؤس کے لئے استعمال کریں اور سب نفر میں یہ دعا بھی کریں کہ آئندہ کبھی بھی خدا تعالیٰ مجھے پیچھے رہ جانے والوں میں سے نہ بنائے بلکہ نیکیوں اور قربانیوں میں سب سے آگے نکلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میرے زیورات میں ایک جوڑی جھمکے، ایک ہار۔ دو انگوٹھیاں، دو چھوٹی انگوٹھیاں ایک گلے کی چین ہے"

ان کے علاوہ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات میں سے جنہوں نے انتہائی محبت اور فدائیت سے اپنے زیورات اپنے ہاتھوں سے اتار کر دین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے لئے پیش کئے ہیں ان کے اسماء گرامی بغرض دعا تحریر ہیں:۔

محترمہ بیگم میر داؤد احمد صاحب — چوڑیاں چار عدد طلائی

" بیگم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب — چوڑی ایک عدد طلائی

" لطیف النساء صاحبہ — چوڑی ایک عدد طلائی

" ممتاز بیگم صاحبہ بھٹی — چوڑیاں چار عدد طلائی، بالیاں دو عدد طلائی

محترمہ امۃ الکریم بھٹی صاحبہ — ہار طلائی دو عدد، کانٹے طلائی دو عدد، انگوٹھیاں طلائی دو عدد

محترمہ زکیہ ضیاء صاحبہ — چوڑیاں طلائی چھ عدد

محترمہ طاہرہ احمد صاحبہ — ہار طلائی ایک عدد، کانٹے طلائی ایک جوڑی (دو عدد)

محترمہ ناصرہ احمد صاحبہ (بنت ضیاء الحق صاحب) — انگوٹھیاں طلائی تین عدد، ٹاپس طلائی تین عدد

اہلیہ منیر احمد صاحب کیلیفورنیا — چوڑیاں طلائی 12 عدد

فجزاھن اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

احباب جماعت ہائے متحدہ امریکہ کے نام

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے آج کل لندن انگلستان میں قیام فرما ہیں اور تمام دنیا میں اشاعتِ اسلام کی مہم کی سربراہی اور رہنمائی فرما رہے ہیں۔ اپنے ایک تازہ خط میں امیر جماعت احمدیہ امریکہ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کو مخاطب فرماتے ہوئے فرمایا:-

"آپ کے خطوط اور رپورٹیں ملتی رہتی ہیں اور حالات سے گاہے بگاہے اطلاع ملتی رہتی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ احباب جماعت کو محبت بھرا اسلام پہنچا دیں اور انہیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں تبلیغ کے میدان میں اتاریں۔ اور دعاؤں کی طرف بھی خصوصی طور پر توجہ دلاتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ حق کو جلد فتح نمایاں عطا فرمائے۔

والسلام خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع

۱۰ اگست ۱۹۸۴ء

سالانہ اجتماع جماعت احمدیہ ڈیٹرائٹ

جماعت احمدیہ ڈیٹرائٹ ہر سال مئی کے مہینہ میں بیرون از شہر خیمہ جات نصب کر کے اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرتی ہے جس میں اطفال خدام اور انصار کے علاوہ لجنہ بھی حصہ لیتی ہے چنانچہ امسال ۲۵، ۲۶، ۲۷ مئی کو ڈیٹرائٹ شہر کے مغربی علاقہ میں میٹرو پارک میں اجتماع کا انتظام تھا مردوں اور عورتوں کے لئے علیحدہ علیحدہ خیمہ جات کا انتظام تھا اور خدام و اطفال اپنی اپنی ڈیوٹیاں ادا کر رہے تھے۔

اجتماع کی کارروائی کا آغاز نماز جمعہ سے ہوا جو مکرم مرزا محمد افضل صاحب مبلغ سلسلہ کی اقتدا میں ادا کی گئی۔

اگلے روز دوران اجتماع خدام و اطفال کے مختلف مقابلہ جات ہوئے جن میں مقابلہ تلاوت قرآن کریم، مقابلہ اذان، پیغام رسانی اور تقریری مقابلے شامل تھے۔ علاوہ ازیں خدام و اطفال کے ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے جن میں مختلف دوڑیں نیز خدام کے مابین رسہ کشی کا مقابلہ ہوا۔

دوسری طرف لجنہ اماء اللہ کے تحت لجنہ کے مابین مقابلہ دینی معلومات تقریری مقابلہ اور پیغام رسانی کے مقابلے ہوئے نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد سوال وجواب کی دینی محفل قائم ہوئی جس میں ڈاکٹر خلیل محمود ملک صاحب اور مکرم ڈاکٹر وسیم طاہر صاحب کے علاوہ مکرم مرزا محمد افضل صاحب نے بھی مختلف احباب کے سوالوں کے جواب دیئے اور محفل میں ایک غیر از جماعت ڈاکٹر بھی شامل ہوئے تھے جنہوں نے بڑی دلچسپی سے مختلف سوالات کئے۔

اتوار کے روز ناشتہ کے بعد ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے جن میں میوزک چیئر ریس بھی شامل تھی۔

بعد ازاں تعلیمی مقابلہ جات کے تحت مشاہدہ و معائنہ اور مقابلہ عام دینی معلومات ہوا۔ یہ مقابلہ جات نماز ظہر تک جاری رہے جملہ خدام و انصار اور اطفال نے بڑی دلچسپی سے ان مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ نماز ظہر کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔ اور جملہ اطفال و انصار اور خدام میں سے اول و دوم آنے والوں کو انعامات دیئے گئے۔

آخر میں مکرم مرزا محمد افضل صاحب نے صدارتی اختتامی خطاب فرماتے ہوئے اعمال صالحہ اور کار خیر میں حصہ لینے میں مسابقت کی اہمیت بتائی۔ اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس اجتماع میں ساٹھ کے قریب افراد جماعت نے حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اجتماع اپنی تمام تعلیمی تربیتی اور ورزشی اور سرگرمیوں کے ساتھ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

الحمد للہ علیٰ ذالک

"خدا کی مملکت میں سوختہ جانوں پہ کیا گزری"

ربوہ کے دو احمدی نوجوانوں پر مقامی پولیس کے وحشیانہ مظالم کی لرزہ خیز داستان

قادیان ۲۹ ظہور (اگست) —— باوثوق ذرائع سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق مورخہ ۲۵ رجون ۱۹۸۴ء کو مولوی اللہ یار ارشد جو کہ ربوہ کی غیر احمدی مسجد کا امام ہے نے دو اور ساتھیوں کے ساتھ مل کر دارالعلوم غربی میں ایک مکان کو مٹی کا تیل ڈال کر آگ لگانے کی کوشش کی۔ دو احمدی خدام مبارک احمد اور وسیم احمد نے مل کر مولوی اللہ یار ارشد کو موقع پر پکڑا اور اسے پولیس تھانہ میں لے کر گئے۔ مگر پولیس نے بجائے اس کے کہ رپورٹ درج کرتی، اُلٹا مولوی کی جھوٹی رپورٹ پر ہمارے چند معزز اور ذمہ دار احباب مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لندن، مکرم حکیم خورشید احمد صاحب، مکرم خواجہ مجید احمد صاحب اور مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب بھامڑی کے علاوہ دونوں نوجوانوں کے خلاف رپورٹ درج کر کے ان کو گرفتار کر لیا۔ اور اب تک وہ سب قید میں ہیں۔ اُن کی ضمانت کی درخواست بھی مسترد کر دی گئی ہے۔ مورخہ ۵ رجولائی کو پولیس دونوں احمدی نوجوانوں کو تھانہ ربوہ سے کہیں اور لے گئی۔ اور وہاں پر اُن کے ساتھ جو گزری وہ انہی کی زبانی ملاحظہ کیجئے۔ واضح رہے کہ وحشیانہ جبر و تشدد کی اس المناک اور لرزہ خیز داستان میں بعض افراد کے نام مصلحتاً حذف کئے گئے ہیں —— (ایڈیٹر)

۵ رجولائی ۱۹۸۴ء کو تقریباً ۱۲ بجے ایک سب انسپکٹر پولیس اور دو سپاہی تھانہ ربوہ میں آئے۔ اور ہمیں حوالات سے نکال کر ایک ویگن میں بٹھا کر لالیاں لے گئے۔ مگر لالیاں جا کر انہیں معلوم ہوا کہ یہ ویگن ربوہ کے ایک احمدی کی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس ویگن کو وہیں فارغ کر دیا۔ اور ہمیں ایک دوسری ویگن میں بٹھا دیا۔

سب انسپکٹر ایک زمیندار .... کی موٹر سائیکل پر بیٹھ گیا اور ہم ویگن میں سوار ہو کر کانڈی وال پہنچ گئے۔ وہاں سے پولیس والے ہمیں تقریباً چار پانچ میل پیدل ایک گاؤں وڈانہ لے گئے۔ تقریباً آٹھ بجے شب ہم ایک زمیندار کے ڈیرے پر پہنچ گئے۔ وہاں بہترین کھانے کا انتظام تھا۔ ہمیں خوب اچھا کھانا کھلایا گیا۔ نو بجے ہم نے مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھیں۔ دس گیارہ بجے تک مختلف لوگ ڈیرے پر بیٹھے رہے۔ اس کے بعد .... اور باقی لوگ ڈیرہ سے چلے گئے۔ جس کے بعد پولیس والوں نے ہمیں دھمکانا شروع کر دیا۔ اور یہ کہنا شروع کیا کہ تمہاری (مراد جماعت احمدیہ کے افراد کی) حالت کتّے سے بھی بدتر ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے ہمیں مکمل حکم ہے کہ خواہ ان (یعنی دونوں احمدی نوجوانوں) کو قتل کر دو یا سیم نالے میں پھینک دو۔ اب ہمارے سوا کسی کو علم نہیں کہ تم دونوں کہاں ہو۔ ہم تمہیں جان سے مار کر سیم نالے میں پھینک دیں گے اور بعد میں کہہ دیں گے پولیس مقابلہ میں مارے گئے۔

یہ گفتگو ایک کمرہ میں ہوئی جس میں ہم دونوں اور تینوں پولیس والے بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر مبارک احمد کو اندر رکھ لیا اور وسیم احمد کو باہر نکال دیا۔

مبارک احمد سے پولیس کی گفتگو

وسیم کے جانے کے بعد پولیس والوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم نے آپس میں مشورہ کر لیا ہے کہ سچ سچ بتا دو گے یا بتاؤ گے۔ اور جو تحریر تم نے دی ہے (یعنی ہمارا پرچہ) وہ جھوٹ تھی؟ تو مبارک احمد نے کہا بالکل نہیں۔ ہم نے اصل واقعہ کے مطابق درخواست دی تھی۔ اس پر انہوں نے پوچھا کہ اصل واقعہ کیا ہے تو میں نے تمام واقعہ جو پیش آیا تھا سچ سچ سنا دیا کہ اس طرح ہم نے کسی کے گرنے کی آواز سنی جب نیچے دیکھا تو آگ نظر آئی اور پھر میں نے تمام واقعہ بمطابق FIR (جو درج نہیں لیا گیا تھا) سنا دیا۔ اس پر سپاہی اور سب انسپکٹر پولیس نے فحش گالیاں نکالنی شروع کر دیں کہ اب سوا گیارہ ہو گئے ہیں تم ہمیں کے گھر کے اندر داخل ہو کر دکھلاؤ اور مجھے دس بارہ منٹ مار کر دکھاؤ۔ میں نے اللہ اکبر اور لاحول پڑھا۔ اس کے بعد اس نے پھر کہا صحیح واقعہ بتلاؤ تو میں نے کہا جو کچھ تھا وہ تو میں نے بتلا دیا ہے۔ پھر سب انسپکٹر نے گالیاں نکالنی شروع کر دیں۔ اور مجھے بالکل ننگا کر دیا۔ اور میری شلوار کو ہاتھ ڈالا۔ پھر میں نے کہا میں بتاتا ہوں لیکن انہوں نے مجھے بے تحاشا مارنا شروع کر دیا۔ اور جب مار چکے تو میں نے پھر اصل واقعہ جو پہلے بتلایا تھا دوہرا دیا۔ اور کہا یہی سچ ہے۔ سب انسپکٹر نے دوبارہ مجھے زبردستی ننگا کر دیا۔ اور ایک سپاہی سے کہا کہ اسے پانچ چھتر (جوتے) مارو۔ پھر مجھے پاؤں سے مارا میں نے کہا جو مرضی آپ لکھ لو۔ اصل واقعہ وہی ہے جو میں بتلا چکا ہوں۔ پھر مار کر کہا سچ بتلاؤ وہاں پر مولوی خورشید صاحب، ظہور باجوہ صاحب، عزیز بھامڑی صاحب موجود تھے؟ میں نے کہا بالکل نہیں۔ تو سب انسپکٹر نے کہا اسے پچاس چھتر مارو۔ لیکن شاید پندرہ مارے تھے کہ میں بے ہوش ہو گیا۔ جب مجھے سپاہی ہوش میں لایا تھا تو سب انسپکٹر میری کمر پر کھڑا تھا۔ جب مجھے ہوش آئی تو ایک سپاہی مجھے دبا رہا تھا۔ پھر انہوں نے کہا نمک، مرچ اور ڈنڈا لے کر آؤ تو میں نے کہا جو کچھ لکھنا ہے لکھ لو۔ اس کا یہی مقصد تھا کہ میں یہ بات مان جاؤں کہ آگ ہم نے خود لگائی ہے چنانچہ میں مان گیا۔ اس طرح مجھ پر تشدد ختم ہوا۔ اس نے کہا جب مولوی اللہ یار کو گیارہ بجے ہمارا ایک سپاہی ریلوے پھاٹک پر چھوڑ آیا تھا تو سوا گیارہ بجے اس کے ہاتھ میں مٹی کے تیل کی بوتل کہاں سے آ گئی؟ اس کا مطلب یہی ہوا کہ آگ تم نے خود لگائی ہے۔ پہلے اُس نے بیان تھوڑے بہت لکھے تھے پھر کہا مجھے پڑھاؤ

یہ کیا لکھا ہے۔ تو اس نے (سب انسپکٹر پولیس نے) غصہ سے پھاڑ کر پھینک دیئے۔ جب بھی اُس نے کہا تم لکھو تو میں کہتا تھا نہیں تم خود لکھ لو۔ انہوں نے (پولیس) نے کہا کہ مولانا اللہ یار کو آپ مولانا اسلم قریشی کی طرح اغوا کرنا چاہتے تھے۔ اس کے بعد پھر مجھ پر تشدد شروع ہو گیا۔ یہاں تک کہ میں بیہوش ہو گیا اور مجھے بیہوشی کی حالت میں کمرے سے باہر لے آئے۔

وسیم احمد سے پولیس کی گفتگو

اس کے بعد پولیس والے وسیم احمد کو کمرے کے اندر لے آئے۔ پولیس نے مجھے نہایت گندی گالی نکالی کہا مولوی شیطان (اس سے مراد مبارک احمد تھا کیونکہ اس کی داڑھی ہے) نے ہمیں سب کچھ بتلا دیا ہے۔ اور وہ سب کچھ بک گیا ہے۔ اور کہا کہ ہماری (سب انسپکٹر کی) مولوی خورشید صاحب وغیرہ سے بات ہوئی ہے انہوں نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ ان لوگوں نے خود شرارت کی ہے۔ اور غلطی کی ہے۔ اب بہتر ہے تو سچ سچ بتا دو ورنہ بڑی جان آزمائی کرنی ہے۔ میں نے کہا تم سچائی کو ہم سے چھین نہیں سکتے۔ اس کے بعد سب انسپکٹر نے فحش گالی نکالی۔ اور میرے بالوں سے مجھے پکڑ کر دیوار میں زور سے مارا۔ یہ حرکت اتنے زور سے کی کہ میرے بالوں کا گچھا اس کے ہاتھ میں آ گیا (ابھی تک اس جگہ پر بالوں کی یہ کیفیت ہے کہ ذرا کھینچو تو بال ہاتھ میں آ جاتے ہیں) پھر میرے کپڑے اتار لئے گئے۔ اور کہا لیٹ جاؤ اس کے بعد کہا اب بتلاؤ۔ میں نے کہا بات وہی سچ ہے جو میں نے بتلا دی ہے۔ سب انسپکٹر نے کہا اس کو پانچ چھتر مارو۔ پہلے جوتے پر میں نے کہا اللہ اکبر۔ پھر اس کے بعد مجھے کھڑا کر دیا اور رسہ منگوایا گیا مجھے رسی سے باندھ کر الٹا لٹکا دیا۔ تقریباً دو تین منٹ میں نے برداشت کیا اس کے بعد اسی حالت میں مجھے سونٹا مارا۔ اور میرا جسم جو رسہ سے بندھا تھا اوپر اٹھا کر ایک دم نیچے چھوڑ دیا۔ جو بھی کھانا کھایا تھا وہ میری ناک میں آ گیا۔ اسی حالت میں مجھے اور مارنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا میں بتلاتا ہوں۔ اور کہا ہاں ہم نے مولوی اللہ یار کو مارا ہے۔ اس نے مجھے کہا قمیص پہن لو۔ میں نے کہا تم لوگوں نے مبارک احمد پر بہت تشدد کیا ہے اور جو کچھ اس نے کہا ہے وہ تشدد سے کہا ہے۔ یہ سن کر سب انسپکٹر نے گالیاں نکال کر مجھے مکے مارنے شروع کر دیئے۔ اور کہا تم ہیرو بننا چاہتے ہو۔ پھر کہا بیٹھ جاؤ۔ اور بتلاؤ اصل واقعہ کیا ہے؟ میں نے طنزاً کہا سچ سنو گے تو سنو۔ مولوی کو ہم نے بہت مارا ہے کیونکہ وہ ہمیں مسلسل گالیاں نکالتا تھا۔ سب انسپکٹر نے کہا یہ تو ٹھیک ہے اور بتلاؤ پھر لالچ دیا اور کہا تمہارا تو کیس ہی کوئی نہیں۔ دفعہ ۱۴۳ اور ۱۴۴ کا کیس ہے۔ لیکن ۳۰۷ لگی ہوئی ہے وہ بیچارے تینوں (مولوی خورشید صاحب وغیرہ) تمہاری وجہ سے پھنسے ہوئے ہیں۔ گواہ جھوٹے ثابت کرنے کے لئے تین اور آدمی دے دو تاکہ میں ان کو چھوڑ سکوں۔ میں نے کہا اس کا مطلب ہے آپ ہم سے جھوٹ بلوانا چاہتے ہیں۔ پھر کہا تینوں کا نام لیتا ہے یا نہیں (مطلب یہ تھا انہی تین مولوی صاحبان وغیرہ کا نام لے لو) وہ تمہارے ساتھ تھے اور پولیس کو دیکھ کر بھاگ گئے۔ میں نے کہا آپ ہم سے جھوٹ بلوانا چاہتے ہیں۔ اب تم خواہ ہمیں جان سے مار دو ہم اپنے بزرگوں میں سے کسی کا کوئی نام جھوٹ بول کر نہیں لیں گے۔ خواہ ہماری جان ہی چلی جائے۔ پھر کوٹھے پر لے گئے۔ اور بھینسوں والے سنگل سے ہم دونوں کو باندھ کر ایک ہی چارپائی پر لٹا دیا۔ اس وقت تقریباً رات گزر رہی تھی۔ اگلا سارا دن جمعہ [illegible] سوائے اس کے کہ نماز جمعہ کے بعد ہمیں دھمکیاں دیتے تھے اور جب پیشاب وغیرہ کے لئے ہمیں باہر لے کر جاتے تھے تو لوگوں کو یہی کہتے تھے "یہ مرزائی کتے ہیں ان کا حال دیکھ لو"۔ ایک دفعہ اچانک ہم دونوں کو کمرے میں ننگا کر کے کمرے کا دروازہ کھول دیا اور باہر بیٹھے ہوئے لوگوں کو کہا مرزائی کتوں کا حال دیکھ لو۔ اس دن ہمیں ایک ہی کمرے میں سنگل سے باندھ کر بغیر پنکھے کے رکھا گیا تھا۔ دو بجے کے قریب ڈیرے والے کو ترس آیا اور وہ پنکھا لے آیا۔ ہم نے آپس میں مشورہ کیا کہ اگر ہم نے جھوٹ بولنا شروع کیا تو یہ ہم سے پتہ نہیں کیا کیا کہلوائیں اب جو کچھ ہونا تھا ہو گیا ہے۔ اب غلط بیانی نہیں کرنی، ان کے کہنے پر اور تحریر کسی صورت میں نہیں دینی۔

مغرب کے وقت ایک اور سپاہی آیا اور ہمیں باہر نکال دیا۔ اس کے بعد دوسرا سپاہی ہمیں پیشاب وغیرہ کروانے کے لئے لے گیا اور کہا اب تو تم نے اپنے گناہ کا اقرار کر لیا ہے۔ ہم نے کہا ڈر کے مارے کر لیا ہے۔ اس نے کہا اسلم قریشی تو تم ہی میں سے نکلا ہے۔ پھر ایک چھپڑ (تالاب) کے قریب جا کر ہمیں پانی میں غوطہ دیا اور کچھ عرصہ اندر رکھ کر باہر نکالا۔ اس طرح ہم دونوں سے یہ پانچ مرتبہ کیا۔ پھر پوچھا بتلاؤ موقعہ پر کون کون اور تھا۔ ہم نے کہا ہم نے مولوی کو مارا ہے بس اور کوئی نہیں تھا۔ صرف شور سن کر دو تین بچے آ گئے تھے۔ پھر مبارک احمد کی اس نے پٹائی کرنی شروع کر دی اور کہا کہ بتلاؤ ریوالور کہاں ہے۔ سیم نالے پر ہمیں ننگے پاؤں بھاگنے کو کہا اور کہا کہ مولوی اللہ یار کو کیا سونگھا کر بے ہوش کیا تھا۔ وہ بار بار اسلم قریشی کی بابت پوچھتا رہا۔ اور یہ کہتا رہا کہ تم نے یہ حرکت مولوی خورشید کے کہنے پر کی ہے۔ دوسری رات پھر پہرہ بٹھا دیا اور تشدد کرتے رہے۔ لیکن پہلی رات سے کچھ کم۔ اور ہم سے مولوی خورشید صاحب، باجوہ صاحب، بھاٹری صاحب وغیرہ کے جماعت میں عہدے پوچھتے رہے۔ (یعنی اصل میں ان کے عہدے کیا ہیں) اور کہتے رہے سنا ہے بھاٹری پورے [illegible] کا ناظم ہے۔ اور بہت بڑا افسر ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اگلے روز صبح پولیس والے ہمیں پیدل واپس لے کر آ رہے تھے کہ راستے میں ایک ڈیرہ پر ہمیں ننگا کیا۔ اور بلیڈ سے ہماری کمر پر زخم کر کے نمک اور مرچ ڈال دی اور پھر اصل واقعہ، اسلم قریشی کا نام نہاد اغوا، مولوی خورشید وغیرہ کی موجودگی۔ اور ریوالور وغیرہ کے بارے میں پوچھتے رہے اور یہ بھی پوچھتے رہے کہ مرزا طاہر احمد صاحب کب واپس آئیں گے؟ اور ہتھکڑی پہنا کر ہمیں پیدل چلاتے رہے۔ ایک اور ڈیرہ پر جا کر ہمیں بٹھا دیا۔ کھانا کھلوایا جاتا (پر [illegible]) تھا۔ اس نے ہمیں اشارہ کیا سپاہیوں کی نظر بچا کے دیکھو جان چھڑاؤ۔ یہ اشارہ دیکھ سپاہیوں نے اسے کہا کہ انہوں نے قتل کئے ہوئے ہیں۔ جس پر وہ خاموش ہو گیا۔ اس تشدد کے دوران :-

(۱) ہم کئی بار بے ہوش ہوئے۔

(۲) تشدد کے باوجود سوائے اس کے کہ ہم نے یہ کہا کہ آگ ہم نے خود لگائی تھی اور کوئی غلط بات ہوش کے عالم میں ہم سے وہ اقرار نہ کروا سکے۔

(۳) اس عرصہ میں خدام الاحمدیہ کے پہرہ کے بارہ میں بھی پوچھتے رہے۔ جس پر ہم نے بتلایا کہ ہمیں تو صرف اپنے محلہ کا پتہ ہے اور کچھ علم نہیں۔ (باقی صفحہ ۱۴)

شکاگو میں تقریب عید

جماعت احمدیہ شکاگو اور سٹریم وڈ نے امسال عید الفطر اکٹھی منائی۔ احباب جماعت کو بذریعہ فون، خطوط اور انفرادی طور پر مفصل پروگرام سے مطلع کر دیا گیا تھا۔ الحمد للہ احباب جماعت نے تعاون فرمایا اور یہ پروگرام محض اللہ کے فضل سے بہت ہی عمدہ اور کامیاب رہا۔

۳۰ جون کو عید الفطر تھی۔ ایک پارک کا انتظام کیا گیا تھا اس پارک کا ایک حصہ رسیاں لگا کر جماعت کے لئے مختص کر دیا گیا تھا۔ نماز کے لئے صبح دس بجے کا وقت مقرر تھا۔ احباب نے دور دراز علاقوں سے آنا تھا اس لئے پندرہ منٹ انتظار کیا گیا۔ الحمد للہ حاضری بہت اچھی تھی۔ سوا دس بجے نماز عید شروع ہوئی۔ مکرم مرزا محمد افضل صاحب مبلغ علاقہ نے نماز پڑھائی اور اس کے بعد مسنون طریق سے خطبہ دیا۔ آپ نے اپنے خطبہ میں عید کے حقیقی فلسفہ کے اور ہماری حقیقی عید پر مفصل روشنی ڈالی۔ مساجد و مشن ہاؤس کی تعمیر کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سکیم کے بارے میں احباب کی ذمہ داریاں واضح کیں اور خصوصی توجہ کی درخواست کی۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور احباب جماعت تک پہنچایا۔ اسی طرح مکرم شیخ مبارک احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کا سلام اور پیغام بھی جماعت تک پہنچایا۔

نماز، خطبہ اور دعا کے بعد کھانے کا پروگرام تھا۔ تمام جماعت اپنا اپنا کھانا ساتھ لائے ہوئے تھے۔ ایک خاندان کی طرح ایک سو پچاس افراد نے اکٹھے مل بیٹھ کر انتہائی بے تکلفانہ اور محبانہ رنگ میں کھانا کھایا۔ خواتین کے لئے باقاعدہ الگ پردہ انتظام تھا جہاں انہوں نے انتہائی پیار و محبت کی فضا میں ماحضر تناول کیا۔ اس صلوا جمیعاً کے پروگرام کے بعد احباب نے حسب منشاء مختلف دلچسپی کے انداز پر باہمی تبادلہ خیال کیا۔ مکرم مرزا محمد افضل صاحب نے پاکستان میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے حالات پر روشنی ڈالی اور خصوصی دعا کی تحریک کی۔

اور اس کے ساتھ ہی یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

فروخت لٹریچر۔ خصوصی رعایت :۔ مکرم و محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر جماعت ہائے امریکہ نے کنونشن پر روانگی سے پہلے سٹاک میں موجود کتب کی لسٹ پر غور فرمایا اور تبلیغی جدوجہد کو تیز کرنے اور دوستوں کو اس میدان میں زیادہ حصہ لینے کے لئے مندرجہ ذیل کتب کی قیمت میں خصوصی رعایت کا فیصلہ فرمایا اور کنونشن کے پہلے اجلاس میں اس کا اعلان فرمایا۔

	Old Price	New Price
Philosophy of the teachings of Islam	1.25	0.50
Ahmadiyyat the Renaissance of Islam	12.00	6.00
Essence of Islam Vol I	10.00	6.00
Hazrat Maulana Nuruddin Khalifatul Masih	5.00	3.00
Interpretation of Islam	3.50	2.00

اللہ تعالیٰ تمام بھائیوں اور بہنوں کو اپنی جناب سے سرفراز فرمائے جو اس جلسہ میں شامل ہوئے یا بعض مجبوریوں کی وجہ سے شامل نہ ہو سکے۔

(بقیہ جاری از صفحہ 8)

ماہ کی پُرزور اور مدلل بحث کے بعد عدالت کے پانچ رکنی فل بنچ کے چار ججوں نے اپنے متفقہ فیصلہ میں ایک سو سے زائد آیات قرآنی، احادیث نبوی اور اہل القدر علماء امت کے مستند حوالہ جات پر مبنی جماعت احمدیہ کی رٹ درخواست کلیتہً۔ بلا وزن اور آرڈیننس کے نتیجہ میں افراد جماعت کی بنیادی انسانی حقوق سے محرومی کے دعاوی کو یکسر غلط اور بے بنیاد قرار دے کر رٹ پٹیشن کو خارج کر دیا ہے۔ گو ہمارے ذہن میں اس کیس کی سماعت کے دوران بھی مختلف قسم کے خدشات جنم لے رہے تھے۔ تاہم اس خیال سے کبھی کبھی امید بھی بندھتی تھی کہ شریعت اسلامیہ کے مضبوط حصار میں محصور ہونے کی وجہ سے عام دنیوی عدالتوں کے مقابلہ میں اس دینی عدالت کے ججز حضرات میں تقویٰ، طہارت اور خشیت الٰہی کا تھوڑا بہت مادہ ضرور موجود ہوگا۔ اور وہ ارشاد قرآنی وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا کو ملحوظ رکھ کر اسلامی عدل و انصاف کے ان تقاضوں کو بہر صورت پورا کریں گے جو اس دین مبین کا طرۂ امتیاز ہیں۔

مگر ع
اے بسا آرزو کہ خاک شدہ!!

ریڈیو پاکستان کی آج کی نشریات نے ہمارا یہ بھرم بھی توڑ دیا۔

ابتدائی گیارہ دنوں کی عدالتی کارروائی پر نظر ڈالنے سے ہی ہر شخص بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اس تمام عرصہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے صرف ایک وکیل یعنی مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ ہی بحث کرتے رہے۔ جبکہ ان کے پیش کردہ دلائل کا جواب دینے کے لئے وفاقی حکومت کو زائد از تین سینئر وکلاء کا سہارا لینا پڑا بلکہ ان کی معاونت کے لئے پاکستان بھر کی یونیورسٹیوں کے بڑے بڑے سکالرز کی بھی خدمات حاصل کرنا پڑیں۔ اگر جماعت احمدیہ کی رٹ پٹیشن میں واقعی کوئی وزن نہیں تھا تو پھر کمرۂ عدالت کو یوں بے شمار علماء، وکلاء اور سکالرز کا اکھاڑہ بنانے کی ضرورت ہی کیوں پیش آئی؟ ——— رہی بنیادی انسانی حقوق میں مداخلت والی بات تو تعجب ہے کہ جو چیز آج ساری دنیا کو نظر آ رہی ہے اور جس کے بارہ میں عالمی پریس مسلسل پرزور صدائے احتجاج بلند کرتا آ رہا ہے وہ شرعی عدالت کے فاضل ججوں کو کیوں دکھائی نہیں دی؟ اس راز کے پس پشت بھی یقیناً وہی عوامل کارفرما ہوں گے جو قبل ازیں لاہور ہائیکورٹ کے فاضل جج مسٹر جسٹس اے۔ آر۔ سلام کی راہ میں حائل ہوئے تھے!!

إِنَّا لِلَّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ٥

خورشید احمد انور

(باقی از صفحہ 13)

(۴) چند باتوں پر بہت زور دیتے رہے۔ اسلم قریشی کہاں ہے؟ آگ کس نے لگائی ہے؟ مولوی خورشید صاحب وغیرہ وہاں موجود تھے؟ اور ریوالور کہاں ہے؟

(۵) سب انسپکٹر جو ہمیں مار تا رہا وہ مولوی حق نواز کا خاص آدمی ہے۔

درج بالا بیان میں ایک بات رہ گئی ہے، وہ یہ کہ مبارک احمد کو بھی وسیم احمد کی طرح الٹا لٹکایا گیا تھا۔

تبدیلی پتہ سے فوری اطلاع دیں تاکہ النور کا کوئی پرچہ ضائع نہ ہو۔